صوفی محمد صاحب نے اپنے تازہ بیانات میں سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور اس کے ماتحت تمام عدالتی نظام کو سخت لہجے میں مسترد کر دیا ہے۔ ان کے حالیہ بیانات پر انہی حکومتی حلقوں میں تشویش پیدا ہوئی ہے جو نظامِ عدل کو منظور کرنے والے ہیں۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ تحریک طالبان اور تحریک نفاذ شریعت محمدی کی قیادت سنتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطابق ریاستِ مدینہ منورہ کی طرز پر سب سے پہلے سوات کو ایک ماڈل اسلامی ریاست بنائیں۔ اِدھر اُدھر کے موضوعات کو نہ چھیڑیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک بھر سے جید علماء پر مشتمل مجلس شوریٰ قائم کریں۔ تمام فیصلے، پالیسیاں اور بیانات مجلس شوریٰ کی طے کردہ پالیسی کے مطابق ہوں۔ اگر موجودہ صورتحال قائم رہی تو خدانخواستہ ساری محنت، جدوجہد اور قربانیوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا شدید خطرہ ہے۔ امید ہے کہ صوفی محمد صاحب حلم، تدبر، فراست اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے پُرامن جدوجہد جاری رکھیں گے۔

بلوچستان کا مسئلہ:

پاکستان کا صوبہ بلوچستان معدنی وسائل کا منبع اور مرکز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دھرتی میں سونا، گیس، پیٹرول، تانبا اور نہ معلوم کیا کیا نعمتیں سمودی ہیں۔ المیہ ہے کہ بلوچستان کے عوام کو ان نعمتوں سے محروم رکھا گیا اور ملک بھر کے عوام نفع اٹھا رہے ہیں۔ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اس سلگتے ہوئے سوال کا جواب وہی لوگ دیں گے جو اس ظلم کے ذمہ دار ہیں۔ اس طرزِ عمل سے بلوچی عوام میں احساسِ محرومی بڑھا اور شدت اختیار کرتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ اب نواب براہمداغ بگٹی اور بعض دیگر سرداروں نے بلوچستان کو پاکستان سے الگ ایک آزاد ریاست قرار دینے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ انھوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ آزاد بلوچستان کے قیام کے لیے امریکہ، بھارت اور ایران ہمارا ساتھ دے۔ سابق ڈکٹیٹر مسٹر پرویز مشرف نے بلوچستان میں فوجی آپریشن کیا، سینکڑوں بے گناہوں کو شہید کیا اور نواب اکبر بگٹی کو قتل کر کے نفرتوں کے الاؤ روشن کیے۔ گزشتہ دنوں تین بلوچ رہنماؤں کو انتہائی بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ ان واقعات کے ردّعمل میں نفرت وتعصب اس انتہا پر پہنچ گئے کہ واپسی ناممکن دکھائی دے رہی ہے۔ امریکہ کو گوادر ہضم نہیں ہو رہا۔ تیل، گیس اور سونا اُسے بے چین کیے ہوئے ہے۔ وزیر اعظم گیلانی بلوچستان کے حالات خراب کرنے میں بیرونی طاقتوں کے ملوث ہونے کا اظہار فرما رہے ہیں۔ اگرچہ انھوں نے ملکی سلامتی کے حوالے سے خدشات کو مسترد کر دیا ہے مگر حقیقت تو یہی ہے کہ سلامتی کو خطرات لاحق ہیں۔

امریکہ پاکستان کے ٹکڑے کرنا چاہتا ہے۔ نواز شریف صاحب کی بولی بھی بدلنا شروع ہو گئی ہے۔ اب اوبامہ اُن کی پسندیدہ شخصیت ہیں۔ یہ راز ان پر حالیہ دنوں میں ہی کھلا ہے۔ آنے والے دنوں میں وہ مزید کھلیں گے اور کھلتے ہی چلے جائیں گے۔ اللہ خیر کرے، آثار اچھے نہیں ہیں۔ اس وقت ملک کی تمام سیاسی و دینی قوتوں کو پاکستان کی بقاء، سلامتی و دفاع اور استحکام کے بارے میں سوچنا چاہیے اور متحد ہو کر عالمی استعمار کی تمام سازشوں کو ناکام بنانے کی پُرامن جدوجہد کرنی چاہیے۔ ملک تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے اور وطن عزیز کا ہر شہری انتہائی پریشان ہے۔ حکمران اور سیاست دان مل بیٹھ کر سوچیں اور قومی وحدت پیدا کرنے میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو صرف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)